احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات: ۱۸- شعبان ۱۴۱۳ھ، ۱۱- تبلیغ ۱۳۷۲ ہش، ۱۱- فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے لئے دعا کی درخواست

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کی صحت مسلسل گر رہی ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت شیخ صاحب کی صحتیابی کے لئے درد دل سے دعائیں کریں۔

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم پاک نہیں ہو سکتے جب تک کہ میں کسی کو پاک نہ کروں۔ تم اندھے ہو مگر جسے میں آنکھیں دوں۔ تم مُردے ہو مگر جسے میں زندگی عطا کروں۔ پس انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ دُعا میں لگا رہے۔ اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی سچی تڑپ اور سچّی خواہش پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کی محبّت کی پیاس دل میں پیدا کرے تاکہ پھر خدا تعالیٰ کا فیضان بھی اس کی نصرت کرے اور اسے قدرت نمائی سے اٹھائے۔ خدا تعالیٰ کی تلاش میں اور اس کی مرضی کے ڈھونڈنے میں فنا ہو جاوے تا خدا پھر اسے زندہ کرے اور شربتِ وصل پلاوے اور اگر انسان جلدی کرے گا اور خدا تعالیٰ کی چنداں پرواہ نہ کرے گا یا معمولی طور سے لاپرواہی کرے گا تو پھر یاد رکھو کہ خدا بھی غنی عَنِ الْعَالَمِیْن ہے۔ کیا کوئی ہے جو خدائی قانون کو مٹا سکے جو کہ اس نے فضل کے حصول کے واسطے بنا دیا ہے کہ فضل کے حصول کے امیدوار ازراہِ نیاز اس دروازے سے داخل ہوں۔ جب ان کی امیدیں پوری ہوں گی ورنہ اگر تمام عمر بھی بھٹکتے پھریں بجز اس اصلی راہ کے (۔) ہرگز ہرگز منزلِ مقصود کو نہیں پہنچ سکیں گے۔ خدا تعالیٰ نے ایک راہ بتا دی ہے۔ ہلاک ہوگا وہ جو پیروی نہ کرے گا۔ مگر لوگ باوجود سمجھانے کے نہیں سمجھتے اور لاپرواہی کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۶۴-۵۶۵)

گناہوں کی اصلاح ابتدا ہی سے کرنی چاہیئے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ گناہ ہیں جو اصول کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور ایک فروعات سے تعلق رکھتے ہیں بعض گناہ اس قسم کے ہیں جو اپنے اندر ایک اہمیت تو رکھتے ہیں لیکن ان کا مرتکب جب تک انہی کے دائرہ اور حلقہ میں رہتا ہے سلبِ ایمان اور دل کو سیاہ کرنے کا باعث نہیں ہوتا اور اس کا ضرر اور نقصان محدود ہی رہتا ہے لیکن بعض گناہ اس قسم کے ہوتے ہیں جو بظاہر بہت ہی چھوٹے اور حقیر معلوم ہوتے ہیں مگر ان کا انجام اور نتیجہ نہایت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ وہ انسان کے دل کو سیاہ کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ سلبِ ایمان کا باعث ہو جاتے ہیں۔ ایسے گناہ کو جب تک جڑ سے ہی نہ کاٹ دیا جائے اس کی اصلاح بہت دشوار ہو جاتی ہے اور پھر انسان سے اس کا نکلنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اس لئے صاحبِ ایمان کو چاہیئے کہ ایسے گناہوں کی اصلاح ابتدا ہی سے کرے ورنہ بڑھ جائیں گے۔ اور دل کو سیاہ کر دیں گے اور غفلت دن بدن ترقی کرتی چلی جائے گی۔ دیکھو بعض درخت اس قسم کے ہیں جن کے بیج اور گٹھلیاں تو بڑی ہوتی ہیں مگر ان کا درخت چھوٹا ہوتا ہے اور بعض درخت ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا بیج تو بہت چھوٹا ہوتا ہے مگر ان کا درخت بہت ہی بڑا ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض چیزیں جنہیں انسان حقیر اور ضعیف سمجھتا ہے نتیجہ میں بہت بڑی ہوتی ہیں اس لئے ایسے گناہ کی اصلاح جس قدر جلدی ہو سکے کرنی چاہیئے اور غفلت سے کام نہیں لینا چاہیئے اور اگر ایسے گناہ کی اصلاح ابتداءً ہی نہ کی جائے تو رفتہ رفتہ وہ غالب آ جائے گا۔ اور اس کے غالب آنے کے بعد اس کو مغلوب کرنا

باقی صـ پر

خصوصی درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان کے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر مرزا لئیق احمد صاحب کے دل کا آپریشن ۱۰۔ فروری کو صبح نو بجے دہلی میں کامیابی سے ہو گیا ہے۔ ان کی ایک شریان بند تھی جو کھول دی گئی ہے۔ محترمہ بیگم صاحبہ جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتی ہیں اور مزید دعاؤں کی درخواست کرتی ہیں۔

محترم مولانا محمد شریف صاحب استاذ الجامعہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ علاج کیلئے لاہور تشریف لے گئے تھے۔ اب اسی سلسلے میں اسلام آباد تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت استاد

جامعہ احمدیہ ربوہ میں اردو فارسی پڑھانے کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور اردو فارسی پڑھانے کا انہیں تجربہ بھی ہو۔ صدر صاحب جماعت / امیر صاحب جماعت کی وساطت سے اپنی درخواستیں (ہمراہ تعلیمی اسناد کی نقول) وکالت تعلیم تحریک جدید۔ ربوہ کو بھجوا دیں۔

وکیل التعلیم تحریک جدید۔ ربوہ

ولادت

مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری غلام احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۴ فروری ۹۳ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچے کا نام "نوید احمد" تجویز فرمایا ہے۔

احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱۔ تبلیغ ۱۳۷۲ ہش
۱۱۔ فروری ۱۹۹۳ء

نیکیوں میں قدم۔ آگے سے آگے

ترقی تسلسل کا نام ہے۔ جہاں تسلسل ٹوٹ جائے وہاں ترقی رُک جاتی ہے اور ترقی کا رُک جانا گویا وقت کی رفتار کے لحاظ سے پیچھے کی طرف جانے کے مترادف ہوتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ چلتے رہیئے تو چلتے رہیئے کھڑے ہوگئے تو گر گئے۔ یہ بھی تو تسلسل ہی کا کرشمہ ہے۔ انسان کسی بھی بلندی پر پہنچ جائے اگر کسی جگہ پہنچ جائے۔ اور وہیں رُک جائے تو سب سے پہلے تو اس کے اپنے دل میں بے چینی پیدا ہوگی۔ اور پھر اسے یہ خیال آنے لگے گا کہ گویا یہ آخری حد ہے۔ اگرچہ آخری حد تو کوئی بھی نہیں۔ دنیا وسیع ہے۔ میدان ناقابلِ عبور ہے۔

یہ بات صرف دنیاوی ترقیات ہی کے لئے کارگر نہیں ہوتی۔ دینی امور میں بھی یہی بات کام آتی ہے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ دینی امور میں دنیوی امور سے بھی تسلسل کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ دنیوی میدان تو انتہائی وسیع ہونے کے باوجود محدود ہے۔ آخر یہ دنیا محدود ہے۔ اس کی ترقیات بھی محدود ہیں۔ اگرچہ یہ حد آتی بہت دیر سے ہے اور شائد زندگی بھر آتی ہی نہیں۔ لیکن دینی میدان کی وسعت کا تو اندازہ لگایا ہی نہیں جا سکتا۔ یہاں حصول کی منزل خدا ہے۔ اور اس منزل کے لئے چلتے ہی رہنا ہوتا ہے۔ کہیں کنارا نہیں آتا خدا غیر محدود ہے۔ چنانچہ اس کے حصول کی منزل بھی غیر محدود ہے۔ اور چونکہ خدا کا حصول اس کی صفات کو حتی الوسع اپنی زندگی میں داخل کرنے والی بات ہے۔ اس لئے یہ تسلسل جاری ہی رہتا ہے۔ انسان کسی بھی بلندی پر پہنچ جائے اسے ابھی آغاز سفر ہی معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر شامل کرنے کے لئے ہمیں نیکیوں کا تصور کرنا پڑتا ہے۔ اور نیکیاں ہی نیکیاں کرنی پڑتی ہیں۔ بالفاظِ دیگر خدا تعالیٰ کے حصول کا ذریعہ نیکیاں ہیں۔ نیکیوں میں تسلسل پیدا کرنا۔ خدا کے حصول کا ایک واضح ثبوت اس کی نصرت کا ملنا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

> "خدا تعالیٰ کی نصرت اُنہیں کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔"

پس نیکیوں کا تسلسل ہمارا لائحہ عمل ہونا چاہیئے۔ ہمیں نیکیوں میں آگے سے آگے قدم رکھتے رہنا چاہیئے۔ خدا ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

گھر کا باہر ہے آئنہ گھر کا.
اس میں آتے ہیں سب مکین نظر
صاف ہو، تو ہیں قابلِ تحسین
ورنہ کہہ دیں گے لوگ "گندہ گھر"

ابوالاقبال

ہم نے اپنی زندگی کو اور زندہ کر لیا
مرتے مرتے جی لیا اور جیتے جیتے مر لیا

شہر کے سب آنگنوں میں رکھ دئے ہم نے چراغ
اور اک تاریک سے کونے میں اپنا گھر لیا

ہم کو اپنی ذات سے ہونے نہ پائی آگہی
بوجھ یوں تو دوستوں کی دوستی کا سر لیا

چل رہی تھی ایک ننھی سی ندی گھر کے قریب
مَیں نے اپنے علم کا کوزہ وہیں سے بھر لیا

جن کے سائے میں سفر کرتے رہے ہو عمر بھر
کیا اُنہیں لوگوں نے تم کو راستہ میں دھر لیا

دیکھتے رہنا کہ اب یہ جنگ ہے کردار کی
مَیں نے پھول اور اس نے اپنے ہاتھ میں پتھر لیا

مَیں خلاؤں سے پرے بھی جھانک سکتا ہوں مگر
تم نے خود کو بھی نہ دیکھا، آنکھ کو کیا کر لیا

رات بھر ویرانیوں میں چیختے رہتے ہیں لوگ
شہر نے اپنے لئے سونا مقدر کر لیا

مانگ لی لوگوں نے اپنے واسطے بامِ عروج
مجھ زمیں زادہ نے ان سے ان کا سنگِ در لیا

بات کرتے کرتے تم تو بھول جاتے ہو نسیم
تم نے کوسوں دور کیوں ملنے کا وعدہ کر لیا

نسیم سیفی

جو چیز معافی دلاتی ہے وہ زبانی توبہ نہیں۔ بلکہ وہ گہری توبہ ہے جو دل کو چیر دینے والی ہو اور اسے خون کر دینے والی ہوتی ہے۔ وہ توبہ ہو تو انسان مکافات عمل سے بچ سکتا ہے۔ ورنہ ۹۹ فیصد لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں جو گناہوں کے بعد توبہ کرتے ہیں مگر ان کی توبہ حقیقی توبہ نہیں ہوتی۔ ان کا استغفار حقیقی استغفار نہیں ہوتا۔ وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ان کا گناہ معاف ہو چکا مگر باریک در باریک راہوں سے انہیں اپنے اعمال کا بدلہ اسی دنیا میں مل جاتا ہے۔ (حضرت امام جماعت الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے
نہ پندارم کہ بد بیند خدا ترسے نکو کارے

لوگو! بے نیاز اور قہار خدا سے ڈرو۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ متقی اور نیک آدمی کبھی نقصان اٹھاتا ہو

مرا باور نمے آید کہ رسوا گردد آں مردے
کہ مے ترسد ازاں یارے کہ غفّار است و ستّارے

مجھے یقین نہیں آتا کہ وہ شخص کبھی رسوا ہُوا ہو جو اُس یار سے ڈرتا ہے جو غفّار و ستّار ہے

گر آں چیزیکہ مے بینم عزیزاں نیز دیدندے
زِ دنیا توبہ کردندے بچشمِ زار و خونبارے

اگر وہ چیز جسے مَیں دیکھ رہا ہوں دوست بھی دیکھتے۔ تو حصول دنیا سے رو رو کر توبہ کرتے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے وہ کبھی نقصان نہیں اٹھاتا اسی لئے حضور نصیحت فرماتے ہیں کہ اے لوگو۔ خدا تو بے نیاز ہے اور قہار بھی اس کی ایک صفت ہے اس سے ڈرو۔ اس طرح اس سے ڈرنے میں ہی انسان کی کامیابی کا راز ہے۔ مجھے یقین نہیں آتا کہ جو شخص اس خدا سے جو بخشنے والا ہے اور عیوب کو ڈھانپنے والا ہے۔ ڈرتا ہے وہ کبھی رسوا ہو سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ کبھی کوئی ایسا کام کر ہی نہیں سکتا جو برائی کے زمرے میں آتا ہو اور جس سے اسے رسوا ہونے کا ڈر ہو لیکن اس کے باوجود یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے کہ اگر خدا تعالیٰ سے ڈرنے والے شخص سے کبھی کوئی کوتاہی سرزد ہو بھی جائے تو خدا تعالیٰ گناہوں کو بخشش دینے والا ہے اور غلطیوں اور کوتاہیوں کو ڈھانپنے والا ہے اور کوتاہیوں کا ڈھانپا جانا نہ صرف ماضی کے لئے ہوتا ہے بلکہ اس کا اثر مستقبل پر بھی پڑتا ہے جب انسان سے کوئی کوتاہی سرزد ہوتی ہے تو نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا غیر پسندیدہ اثر کب تک جاری رہے گا۔ اس لئے خدا تعالیٰ جو بخشش دینے والا ہے اور کوتاہیوں کو ڈھانپنے والا ہے جب بخشش دیتا ہے اور ان کوتاہیوں کو ڈھانپ لیتا ہے تو ان سے تمام ناپسندیدہ اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے ڈرنے کا مقام انسان کو ایسی کیفیات میں داخل کر دیتا ہے کہ اس سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں وہ کوئی ایسی بات نہیں کرتا جو اس کی رسوائی کا باعث ہو اور یہ سب کچھ اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اپنے آپ کو سیدھی راہ پر رکھتا ہے جو دنیا کی حالت ہے اس کے متعلق حضور فرماتے ہیں کہ جو چیزیں میں دیکھ رہا ہوں اگر میرے دوست بھی اسے دیکھیں تو وہ یقیناً اس دنیا کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دیں بلکہ حصول دنیا سے رو رو کر توبہ کر لیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کی طرف لگا دیں۔ جس شخص کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے وہ ایک رنگ میں خدا سے محبت بھی کرتا ہے اور اس سے خوف بھی کھاتا ہے۔ محبت کی وجہ سے وہ ہر اچھے کام پر مائل رہتا ہے اور خوف کی وجہ سے وہ ہر برے کام سے گریز کرتا ہے اور جب انسان کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ اس کی آنکھوں کے آگے سے دنیا اوجھل ہو جاتی ہے اور دین یعنی خدا تعالیٰ کا حصول اس کا مطمح نظر ہو جاتا ہے۔

ان تین اشعار میں حضور اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ ہر نیکی کی بنیاد خدا تعالیٰ کا تقویٰ ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس کے ڈر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ستار اور غفار ہونے کا نظریہ بھی شامل ہے وہ دنیا کی طرف دوڑنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے حصول کی کوشش میں مصروف رہتا ہے۔

اے خدا تو ایسا کر کہ ہم تیرے تقویٰ کی وجہ سے ہمیشہ نیکیوں کی طرف مائل رہیں اور اگر کبھی ہم سے کوئی کوتاہی سرزد ہو جائے تو تو اپنے خاص فضل سے ہماری خامی کو ڈھانپ لے اور ہماری ہر کوتاہی کو معاف فرما۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جلسہ سالانہ مستورات دسمبر ۱۹۳۶ء کے موقعہ پر جو تقریر فرمائی وہ مرتب نے اپنی ذمہ داری پر شائع کی اس کے بعض حصے پیشِ خدمت ہیں۔

حضور نے فرمایا:۔

ہر ایک کام جو ہم کرتے ہیں اس کا کوئی نہ کوئی نتیجہ ضرور نکلتا ہے اور جو کام بے نتیجہ ہو اس کو کوئی عقل مند انسان پسند نہیں کرتا۔ مثلاً زمیندار ہی کو دیکھو۔ وہ ایک نتیجہ کی اُمید پر کس قدر محنت کرتا ہے۔ پہلے زمین پر ہل چلاتا ہے۔ پھر اس پر سہاگہ پھیرتا ہے۔ پھر اس میں بیج بکھیرتا ہے، پانی دیتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ میرا ایسا کرنا ضائع نہیں جائے گا۔ بلکہ میری یہ محنت کئی گنا زیادہ پھل لائے گی۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ میرے باپ دادا نے اسی طرح ہل چلایا بیج بویا تب غلّہ ملا لیکن اگر زمیندار دیکھتا کہ میرے ہل چلانے سہاگہ پھیرنے اور بیج بکھیرنے کھاد ڈالنے اور پانی دینے کا نتیجہ کچھ نہیں ہُوا یا پانچ دس دفعہ تو ہو گیا اور پھر کھیتی نہیں ہوئی تو وہ اتنی محنت نہ کرتا۔ لیکن وہ دیکھتا ہے کہ نتیجہ ہمیشہ ہی نکل آتا ہے کبھی شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ کھیتی خراب ہو جائے۔ کھیتی خراب ہونے پر وہ اس کے ماہرین کے پاس جا کر پوچھتا ہے کہ کیا وجہ ہے ہماری کھیتی خراب ہو گئی پھر جو اس کو مشورہ ملتا ہے زمیندار جا کر اس پر عمل کرتا ہے اور اس کا اس کو پورا یقین ہوتا ہے اپنے کام کے نتیجہ نکلنے کا اسی وجہ سے وہ سردی کے موسم میں صبح سویرے جا کر پانی دیتا ہے اور گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت خوشی سے اپنے کھیتوں میں کام کرتا رہتا ہے۔ اور کبھی محنت سے نہیں اکتاتا ایسا کیوں ہوتا ہے اس لئے کہ اسے پُورا یقین ہے کہ میری محنت ضائع نہیں جائے گی۔ بلکہ یقیناً اس کا نتیجہ نکلے گا۔ تو سوال یہ ہے کہ اگر ایک زمیندار تھوڑا بیج بکھیر کر جو چند روپوؤں کا ہوتا ہے ایک سال کے غلّہ کے لئے اسی قدر محنت کرتا اور یقین رکھتا ہے کہ محنت ضائع نہ جائے گی تو کیا جو کام ہماری جماعت کے لاکھوں آدمی کر رہے ہیں اور اپنے پیٹ کاٹ کر چندے دیتے ہیں اپنے عزیزوں سے رشتے توڑ کر جماعت سے رشتہ جوڑتے ہیں تو اگر لاکھوں روپیہ خرچ کرنے اور اس قدر تکلیفیں اٹھانے کا نتیجہ نہ نکلے تو ہم سے بڑھ کر بدنصیب کون ہوگا جب زمیندار چند روپوؤں کا بیج ڈال کر نتیجہ لے لیتا ہے تو ہم جو ہزارہا روپیہ خرچ کرتے ہیں پھر اس کا کوئی نتیجہ نہ پائیں تو اس کی دو ہی وجہ ہو سکتی ہیں۔ یا تو راستہ غلط ہے جو ہم نے اختیار کیا ہے یا ہم صحیح ذرائع استعمال نہیں کرتے۔ زمیندار کی کھیتی خراب ہو جائے تو وہ زمین کے ماہرین سے جا کر پوچھتا ہے اور جو وہ نقص بتاتے ہیں۔ اس کی اصلاح کر لی جاتی ہے اسی طرح جو راستہ ہم نے اختیار کیا ہے اس کی صحت کا علم ہو سکتا ہے کہ آیا وہ غلط ہے یا صحیح۔

اس کے بعد حضور رستے کا ذکر فرماتے ہیں اور ان بنیادی باتوں کا جن میں ہم دوسروں سے اختلاف رکھتے ہیں۔ آگے چل کر حضور فرماتے ہیں:۔

ایک قصہ ہے کہ ایک آدمی اپنی کھڑکی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک لڑکے نے ایک کتے کو روٹی دکھا کر بلایا۔ جب کتا پاس آیا تو لڑکے نے اسے ڈنڈا مارا وہ آدمی جو بیٹھا ہُوا دیکھ رہا تھا اس کو لڑکے کی اس حرکت پر بہت غصہ آیا اور اس نے لڑکے کو پیسہ دکھا کر بلایا۔ جب لڑکا اس کے پاس آیا تو اس نے اس کو مارا۔ لڑکا رویا اور کہا کہ پیسہ دینے کو بلایا۔ اور پھر مارا۔ اس نے کہا کہ مَیں نے تمہیں سبق دینے کے لئے ایسا کیا ہے۔ تم جو کتے کو روٹی دکھا کر بلاتے تھے اور پھر مارتے تھے تو دیکھو نہ کتے میں عقل تھی نہ لڑکے میں۔ تو کیا تم خدا میں اس آدمی جتنی بھی عقل مانتے ہو۔ جو خدا ہم کو اٹھاتا ہے اور کہتا ہے کہ مانگو میں دوں گا۔ لیکن دیتا نہیں تو کیا خدا تعالیٰ نے کمزوروں (فرمانبرداروں) کو یونہی حکم دیا اور وعدہ کیا کہ میں تم کو بھی اگلے منعم علیہم کے انعام دوں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔ سین

روس / خلیج کی ریاستیں

روس نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ خلیج کی ریاستیں روس میں توانائی اور کان کنی کے شعبے میں سرمایہ کاری کریں اس سلسلہ میں روسی وفود اس امیر ترین خطے کا دورہ شروع کریں گے اور ان کی کوشش یہ ہوگی کہ روس اور خلیج کی ریاستوں کے اقتصادی روابط کو جلد از جلد اور زیادہ سے زیادہ بڑھایا جائے۔ ان وفود کا ایک مقصد یہ بھی ہوگا کہ تجارت کی منڈیوں کو پھیلایا جائے اور روس اپنے آپ کو خلیج کی ریاستوں میں ہمہ وقت موجود رکھے۔ لیکن روس کے سرکاری افسروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان دوروں سے کوئی فوری نتائج متوقع نہیں ہیں۔ خیال یہ کیا جاتا ہے کہ روس کے عرب ریاستوں کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے اور بڑھانے کے لئے خاصا وقت درکار ہوگا۔ اسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ روسی کمپنیوں کو خلیج کی ریاستوں کا کوئی تجربہ نہیں ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ اس منڈی میں انہیں کسطرح کام کرنا چاہیئے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس بات کے سمجھتے سمجھتے انہیں کچھ عرصہ لگے گا۔ لیکن امید کی جاتی ہے کہ جب وہ اس بات کو سمجھ جائیں گے تو خلیج کی ریاستوں سے ساتھ ان کے تعلقات خاصے مضبوط ہو جائینگے اور دونوں کی تجارت پر اچھا اثر پڑے گا۔ بعض وفود نے دبئی کے دورے کئے ہیں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ خلیج کی ریاستوں کو کس طرح اپنی تجارتی منڈی بنا سکتے ہیں۔ ان دوروں کے درمیان زیادہ تر یہ بات پیش کی جاتی رہی کہ خلیج کی ریاستوں کو برآمدات کے لئے روس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ وہاں سے وہ تعمیراتی سامان اور مشینری حاصل کر سکتے ہیں لیکن ان وفود کو بتایا گیا کہ وہ پہلے اپنی اشیاء کا تعارف کروائیں اور جب لوگ ان سے متعارف ہو جائیں گے تو پھر اس بات کی توقع کی جا سکتی ہے کہ تجارت بڑھے۔ یہ علاقہ خاصا مشکل مقابلہ پیش کرتا ہے لیکن روس نے اب یہ تہیہ کر رکھا ہے۔ کہ وہ اس طرف توجہ کرے گا۔ جن ریاستوں نے سوویٹ یونین کو ٹوٹ پھوٹ جانے کے بعد آزادی کا اعلان کیا ہے ان میں سے بھی کئی ریاستیں خلیج کی ریاستوں کی طرف میلان رکھتی ہیں اور اسی طرح دیگر مسلم ممالک کی طرف بھی۔

وسیم سجاد / پریسلر ترمیم

سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے اسلام آباد میں کہا ہے کہ وقت آ گیا ہے کہ امریکہ کی انتظامیہ پریسلر ترمیم پر غور کرے اس ترمیم کے ذریعے جنوبی ایشیا میں جوہری توانائی کو نہیں روکا جا سکا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جوہری توانائی کے روکنے کے معاہدے پر پاکستان فوری طور پر دستخط کرنے کے لئے تیار ہے لیکن اس کی یہ شرط برقرار ہے کہ ہندوستان بھی ایسا کرنے کے لئے تیار ہو۔ مسٹر وسیم سجاد نے کہا کہ پریسلر ترمیم ایک بوسیدہ آئٹم بن چکی ہے کیونکہ اس کی موجودگی کے باوجود ہندوستان بم بنا رہا ہے اور میزائیل سسٹم بھی مکمل کر رہا ہے اور یہ میزائیل ایسے ہوں گے جو ۲۰۰۰ء میں امریکہ پر بھی حملہ کر سکیں گے۔ آپ نے کہا کہ اگر پریسلر ترمیم پر لمبے عرصے تک زور دیا جاتا رہا تو یہ امریکہ کے مفاد کے خلاف ہوگا۔ خاص طور پر اس علاقے میں۔ آپ نے کہا کہ جس طرح پریسلر ترمیم کو ڈرافٹ کیا گیا ہے یہ جوہری توانائی کے پھیلاؤ کو روکنے میں ممد ثابت نہیں ہو رہا اور اس کی ناکامی کی سب سے بڑی مثال ہندوستان ہے۔ جیسا کہ عالمی برادری اس بات کو خوب سمجھ سکتی ہے اگر ہندوستان کے پاس جوہری توانائی ہو تو پاکستان ہر لمحہ خطرے سے دوچار ہوگا۔ آپ نے امریکہ کے پالیسی بنانے والوں کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی کہ اگرچہ سرد جنگ تو ختم ہو چکی ہے روس اب بھی ایک بہت بڑی طاقت ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ وہ جلد ہی دوبارہ سپر پاور بن جائے۔ ان حالات میں یہ ضروری ہے کہ تمام معاملات کو متوازن رکھا جائے۔ آپ نے امریکہ کی نئی انتظامیہ کی خاص طور پر ان امور کی طرف توجہ دلائی۔

چینی سفیر / کشمیر

چین کے سفیر ژاؤ گینگ ZHOA GANG نے لاہور میں کہا ہے کہ چین چاہتا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں اور شملہ معاہدہ کے مطابق حل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات نہایت ضروری ہے کیونکہ یوں اقوام متحدہ کی قراردادوں کے سب پابند ہیں۔ اور ہندوستان اور پاکستان نے شملہ معاہدہ میں بھی اس کی توثیق کی ہے۔ آپ ایک پریس کلب میں سوالات کے جواب دے رہے تھے۔ آپ نے امید کا اظہار کیا کہ یہ مسئلہ امن و امان کے ساتھ حل ہو جائے گا۔ اس کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان آپس میں گفت و شنید کریں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اس مسئلہ کا حل دو جانب پاکستان اور ہندوستان دونوں کے مفاد میں ہے جہاں تک سیکورٹی کونسل کی توسیع کا تعلق ہے یا اس میں کسی نئے ممبر کے اضافہ کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف آپس میں مشورہ کرنے سے ہی طے پا سکتا ہے یعنی باہر سے اس معاملہ پر غور نہیں کیا جا سکتا۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ روسی صدر یلسن کے اس بیان کے متعلق کیا سمجھتے ہیں کہ وہ ہندوستان کو اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کا مستقل رکن بنانے کی کوشش کریں گے تو انہوں نے کہا چونکہ جنگ دوم کے بعد بہت سی تبدیلیاں ہو چکی ہیں بعض ممالک کی خواہش ہے کہ سیکورٹی کونسل میں توسیع ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ یہ ایک قدرتی عمل ہے اس سے متعلق مختلف ممالک کو جو اس عالمی تنظیم کے ممبر ہیں مل بیٹھ کر فیصلہ کرنا چاہیئے یہ کہ نیا مختلف ممبر کون ہوگا۔ یہ تو مشورے سے ہی طے پا سکتا ہے جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ عالمی برادری میں امریکی اثر و رسوخ بڑھ رہا ہے۔ خاص طور پر جب سے سوویت یونین ٹوٹ پھوٹ گیا ہے تو چینی سفیر نے کہا کہ اس وقت دو خامیاں ایسی مختلف ممالک کو درپیش ہیں جو امن کے راستے میں حائل ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ کوئی ملک کسی دوسرے ملک پر تسلط جمانا چاہتا ہے۔ چین کو انہوں نے تیسری دنیا کا ایک ملک بتاتے ہوئے کہا کہ وہ چاہے گا کہ تیسری دنیا ہی کا ایک ملک شمار کیا جائے۔

ٹریفک

عام طور پر سنا گیا ہے کہ جب خدانخواستہ سڑک پر کوئی حادثہ ہوتا ہے تو بجائے اس کے کہ وہ لوگ جنہیں چوٹیں آتی ہیں انہیں فوری طور پر ہسپتال پہنچایا جائے پولیس اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ پہلے سارے حالات نوٹ کر لئے جائیں یا شائد ایف آئی آر بھی درج کر لی جائے تو اس کے بعد ان لوگوں کو ہسپتال پہنچایا جائے گا۔ یہ بھی سننے میں آتا ہے کہ بعض اوقات اس تاخیر سے وہ لوگ جنہیں چوٹیں آتی ہیں وہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ لیکن اب ہمیں ایک سینیئر پولیس افسر نے بتایا ہے کہ اگرچہ پہلے اسی طرح ہوتا تھا مگر اب دستور بدل گیا ہے اب پولیس کا قانون یہ ہے کہ مضروب کو پہلے ہسپتال پہنچایا جائے اس کی جان کا بچانا مقدمہ چلانے سے زیادہ ضروری ہے۔ بلکہ اس سینیئر پولیس آفیسر نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اب تو ہم جلد سے جلد ایمبولنس بھی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ مضروب کو سڑک پر زیادہ دیر نہ رہنے دیا جائے۔ فوری طور پر ہسپتال پہنچایا جائے اور اس کا علاج شروع کر دیا جائے۔ یہ ایسی بات ہے جو عوام الناس کو معلوم ہونی چاہیئے۔ یہ ایک ایسی تبدیلی ہے جس کے لئے عوام الناس کو پولیس کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔

اسرائیلی ملک بدر

اسرائیل کی ہائیکورٹ نے متفقہ طور پر گزشتہ جمعرات کے روز حکومت کے اس فیصلے کی حمایت کر دی جو اس نے ۴۱۵ فلسطینیو کو لبنان کی طرف دھکیلنے کے سلسلے میں کیا۔ ان فلسطینیوں کی اپیل مسترد کر دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ حکومت کے فیصلے کے چھ ہفتے بعد کیا ہے۔ وہ لوگ جنہیں اسرائیل نے نکالا ہے لبنان کی سرحد پر نو مینز لینڈ میں باہر سخت سردی اور بارش اور برفباری میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ وہ اسرائیل پر پابندیاں لگانے پر غور کر رہا ہے لیکن اقوام متحدہ میں اسرائیلی سفیر نے کہا ہے کہ امریکہ ایسا نہیں کرنے دے گا۔ ہائی کورٹ کے چیف جج نے اپنے فیصلہ میں یہ لکھا کہ ہم تمام اپیلوں کو مسترد کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں انسانی حقوق کی تنظیم نے بھی کہا ہے کہ اسرائیل بار بار کہہ چکا ہے کہ وہ اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی کرنے کے لئے تیار نہیں۔

عنوان مضمون نویسی سہ ماہی دوم "عجز و انکسار" آخری تاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۹۳ء۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان — عطاء اللہ کلیم

مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ

اہلیہ ام نسیمہ بیگم ۱۹۲۳ء میں داتا زید کا ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئیں۔ دیہاتی ماحول میں سکول کی تعلیم تو حاصل نہ کر سکیں تاہم قرآن کریم ناظرہ پڑھنا سیکھ لیا اور اس طرح مستقبل میں اسی کلام الٰہی کو بچوں اور عورتوں کو سکھانے کی خدمت سرانجام دینے کی توفیق پائی۔

خاکسار کی شادی مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ سے اگست ۱۹۳۹ء میں ہوئی جبکہ میرے اس وقت کے موجود چھ بہن بھائیوں میں سے کوئی بھی بلوغت کو نہیں پہنچا تھا اور اہلیہ ام نے میرے والدین اور بہن بھائیوں کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی بلکہ دارالرحمت قادیان کے مکان کی تعمیر میں بھی مزدوروں کا رول ادا کیا۔ ۱۹۴۲ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے خطبات میں احمدی نوجوانوں کو فوج میں خدمات بجالانے کی تحریک پر خاکسار بھی فوج میں چلا گیا اور ۱۹۴۶ء میں وہاں سے فراغت حاصل کی۔ بعد ازاں تقسیم ہند کی وجہ سے قادیان سے لاہور آگئے۔ جہاں فرقان فورس کی تشکیل پر خاکسار کو بھی اس میں خدمت کے لئے بھیج دیا گیا اور اہلیہ ام نے میری دو بچیوں حلیمہ بیگم عمر چھ سال اور نعیمہ بشریٰ عمر ایک سال کے ساتھ ایک کمرہ کی رہائش گاہ میں جس کا انتظام ایک غیر از جماعت رشتہ دار نے کر دیا۔ بڑے نامساعد حالات میں دن گزارے تاہم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

فرقان فورس سے واپسی پر خاکسار کو حکم ملا کہ احمد نگر میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہو کر مولوی فاضل کا امتحان دوں چنانچہ خاکسار مع فیملی احمد نگر منتقل ہوا جہاں مکرم محمد حنیف صاحب ٹھیکیدار نے ایک کمرہ رہائش کے لئے دیا اور یہ عرصہ بھی اہلیہ ام نے بڑے صبر سے گزارا۔ ۱۹۵۰ء میں خاکسار کو گولڈ کوسٹ موجودہ غانا کے لئے روانہ کر دیا گیا۔ اور اہلیہ ام دونوں بچیوں کے ساتھ تحریک کوارٹرز میں مقیم رہیں۔

شادی کے گیارہ سال بعد ستمبر ۱۹۵۰ء میں اللہ تعالیٰ نے توام بیٹے عطا فرمائے۔ یہ توام بیٹے ۲۹ دن کے تھے کہ خاکسار کو ربوہ سے غانا کیلئے روانہ کر دیا گیا۔

توام بیٹوں کا پالنا اور پھر ایک واقف زندگی کی بیوی کے لئے خصوصاً ان سالوں میں جبکہ سلسلہ کی مالی تنگی کی وجہ سے دو دو تین تین ماہ گزارہ الاؤنس بھی نہ ملنا ایک نہایت ہی کٹھن مرحلہ تھا اور ان حالات میں اہلیہ ام کی صحت اس قدر متاثر ہوئی کہ ان پر سل اور دق کی مرض کا شک ہونے لگا ان ایام میں میرے خسر مکرم رحمت علی صاحب (جو قبل تقسیم ہند داتا زید کا سے قادیان منتقل ہو چکے تھے اور پھر بعد تقسیم قادیان سے چک ۴۶ ضلع سرگودھا میں آکر آباد ہوئے تھے) ربوہ آئے تو اہلیہ ام کی حالت دیکھ کر اسے اور توام بیٹوں کو چک ۴۶ لے گئے اور دونوں بیٹیوں کو ان کی خالہ اور پھوپھی کے پاس ربوہ چھوڑ گئے تا وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

ان مشکلات کے ایام میں اہلیہ ام نے کبھی شکوہ شکایات لے کر دفتروں کے چکر نہیں لگائے اور نہایت صبر شکر سے یہ عرصہ گزارا۔ جس کی تصدیق خود وکالت تبشیر کے ایک ذمہ وار آفیسر نے بھی کی۔

خاکسار پانچ سال کے بعد ۱۹۵۵ء میں غانا سے واپس ربوہ آیا۔ اور چار سال پاکستان میں ہی مفوضہ خدمات سرانجام دیتا رہا۔

اگست ۱۹۵۹ء میں دوسری مرتبہ غانا کے لئے روانگی سے قبل اہلیہ ام نے ربوہ میں خرید شدہ زمین پر مکان تعمیر کرنے پر اس قدر اصرار کیا کہ مجھے تحریک جدید سے قرضہ مکان لے کر فیکٹری ایریا ربوہ میں مکان کی تعمیر شروع کرنی پڑی مگر صرف ایک سٹور کے سائز کا کمرہ مکمل کر سکا اور باقی دو کمروں کو بغیر تکمیل کے چھوڑ کر غانا روانہ ہو گیا۔ میری ربوہ میں عدم موجودگی کے عرصہ میں اہلیہ ام نے بڑی ہمت اور کوشش سے نہ صرف دو کمروں کو مکمل کیا بلکہ ایک برآمدہ سٹور اور باورچی خانہ کا اضافہ کیا۔ غانا میں دوسری مرتبہ چار سال خدمات دینیہ کی بجا آوری پر خاکسار کو ۱۹۶۳ء میں چار ماہ کی رخصت ملی تا پاکستان آکر اہل و عیال کو غانا لے جا سکوں۔ چنانچہ اگست ۱۹۶۳ء میں اہلیہ ام۔ دونوں بیٹے اور ایک بیٹی عزیزہ ذکیہ خاکسار کے ساتھ جب کہ تیسری بار غانا کیلئے روانہ ہوا۔ تو میرے ساتھ گئے۔

غانا میں اہلیہ ام کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت دین کا اس احسن رنگ میں موقعہ ملا کہ جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث ۱۹۷۰ء میں غانا تشریف لائے تو احمدی غانین بچوں اور بچیوں نے حضور اور حضرت بیگم صاحبہ کو دینی باتیں سنائیں چنانچہ حضور بہت خوش ہوئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے مغربی افریقہ کے دورہ ۱۹۷۰ء سے واپسی پر اپنے خطبہ فرمودہ ۱۹ جون ۱۹۷۰ء بمقام بیت مبارک ربوہ میں اہلیہ ام کی خدمات دینیہ کا ذکر فرمایا۔

جولائی ۱۹۷۰ء میں جب خاکسار مع اہل و عیال غانا سے واپس آیا تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے قصر امامت میں خاکسار اور اہلیہ ام کو ظہرانہ کی دعوت سے نوازا اور اہلیہ ام سے حضور اور حضرت بیگم صاحبہ نے ان کی خدمت دین پر ایکبار پھر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور حضرت بانی سلسلہ کے پلنگ پر بیٹھنے کا شرف خاکسار اور اہلیہ ام کو عطا فرمایا۔ اور اہلیہ ام کی اسی خدمت دینیہ کی وجہ سے ہی ۱۹۷۲ء میں جب خاکسار کو چوتھی مرتبہ غانا روانہ کیا گیا تو اہلیہ ام کو بھی میرے ساتھ روانہ کیا گیا جہاں انہوں نے حسب سابق خدمات دینیہ بجالانے کی کوشش کی۔

غانا سے واپسی پر فیکٹری ایریا ربوہ کے ہمسایوں کے بچے بچیاں بھی اہلیہ ام سے قاعدہ اور قرآن کریم پڑھتے رہے۔ غانا میں اہلیہ ام کی خدمات دینیہ کا ہمارے موجودہ امام ہمام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات لجنہ اماء اللہ بر موقع جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ ۱۹۹۲ء میں بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا "مکرمہ نسیمہ صاحبہ اہلیہ عطاء اللہ صاحب کلیم ۱۲ سال تک علیحدہ رہیں ... میں نے مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کی بیگم کا ذکر کیا ہے ان کو جب سالٹ پانڈ غانا بھجوایا گیا ... عورتوں کی بہت تربیت کی ہے ان کو قرآن سکھایا۔ نماز سکھائی اور ہر رنگ میں دینی تربیت دی۔ یہ بھی ایک الگ الگ رہنے والی ہیں جماعت کے کاموں میں ان کا کوئی خاص ذکر نہیں ملتا لیکن غانا کی تاریخ میں ان کا نام اللہ نے چاہا تو ہمیشہ زندہ رہے گا۔" نیز اہلیہ ام کی وفات پر حضور انور نے اپنے تعزیتی خط محررہ ۱۲ نومبر ۱۹۹۲ء (جو اہلیہ ام کی وفات کا دن ہے) جو بذریعہ فیکس خاکسار کو واشنگٹن امریکہ ارسال فرمایا۔ اس میں مشفقانہ الفاظ میں لکھا۔

"آپ کی بیگم صاحبہ کی وفات کا بہت افسوس ہے (۔) اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے اور "جنت" میں مقام عطا فرمائے (موصوفہ) نے جس رنگ میں خدمت دین کی اہم ذمہ داریاں نبھائی ہیں وہ قابل تحسین ہیں۔ میں ان کی خوبیوں سے واقف ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو تسکین بخشے اور ان کے بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کو صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے اور راضی برضا رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام بچوں اور عزیزوں کو میری طرف سے تسلی اور تعزیت کا پیغام اور بہت بہت محبت بھرا سلام۔ خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔"

خاکسار کی اہلیہ باوجود سکول کی تعلیم حاصل نہ کر سکنے کے اخلاق فاضلہ کی دولت مالا مال تھیں۔ ان کی ایک ایک خوبی دینی تعلیم کا بہترین نمونہ تھی۔ کفایت شعاری کو دیکھوں تو حیران کن چار بچیوں اور دو بچوں کی شادیاں کیں تو مجھے کسی قرض اٹھانے کے بغیر صرف ان کی حکمت عملی اور ماہانہ گزارہ الاؤنس سے کچھ نہ کچھ بچا کر ایک کے بعد دوسرے کے لئے تیار کرتی رہیں قادیان میں زمین کی خرید۔ ایک کمرہ کے مکان کی تعمیر۔ ربوہ میں زمین کی خرید اور مکان کی تعمیر۔ بچوں کی تعلیم اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور پے در پے آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی اور وہ بھی خندہ پیشانی سے اور بالعموم ہر محسن کے احسان کا بدلہ ارشاد ربانی کی تعمیل میں چکاتی رہیں۔

مکرم محترم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب چودھری جو نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے ماتحت ایک عرصہ غانا میں طبی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اہلیہ ام کے اخلاق کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ بہت اعلیٰ صفات کی مالک تھیں اور وقف کی زندگی کو خوب نبھانے والی۔ مہمان نواز۔ واقفین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والی اور خاوند کی بہت تابعدار تھیں۔"

مکرم عرفان احمد خان صاحب ایڈیٹر اخبار احمدیہ جرمنی نے ماہ دسمبر کے پرچہ میں اداریہ میں زیر عنوان "دلوں میں گھر بنانے والی ایک محترم ہستی کا وصال" لکھا۔

"... محترمہ نسیمہ بیگم اہلیہ مولانا عطاء اللہ کلیم سابق (مربی) انچارج جرمنی کی وفات سے جماعت احمدیہ جرمنی کے سارے خواتین و احباب غم و اندوہ کی ایک خاص کیفیت سے دوچار ہوئے ہیں۔ محترمہ نسیمہ بیگم ایک واقف زندگی کی اہلیہ ہونے کے ناطے ساری زندگی خدمت دین میں اپنے خاوند کے ساتھ حصہ دار بنیں ... جرمنی میں قیام کے دوران اپنی ہر دلعزیز شخصیت کی بدولت آپ نے معاشرہ میں ایک خاص مقام بنا لیا تھا۔ مشن ہاؤس میں کام کرنے والے کارکنان کے ساتھ آپ کا حسن سلوک ان کے دلوں میں ہمیشہ کے لئے جگہ پا گیا۔ صد سالہ جوبلی کے مصروف سال کارکنان اپنے اپنے دفاتر سے فارغ ہوتے

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلیم شاہجہانپوری

ایک چھوٹی سی بات

گلاسگو (نمائندہ جنگ) بعض اوقات ایک معمولی سی غفلت کی انسان کو بہت بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ ڈلفرین میں ایک گھر میں آگ لگنے سے ۲۷ سالہ جین ڈیلوس اپنے دو بچوں بارہ سالہ لیزا اور دس سالہ کیرن کے ساتھ ہلاک ہو گئی۔ انکے ساتھ ہی دونوں بچیوں کی دوست دس سالہ مشعل جو کہ صرف ایک رات کیلئے مہمان کے طور پر وہاں ٹھہری ہوئی تھی۔ وہ بھی ان کے ساتھ ہی آگ میں جل گئی۔ مسز جین سے غفلت صرف یہ ہوئی کہ گھر میں آگ لگنے سے دھواں کا الارم تو لگوا لیا لیکن بد قسمتی سے اس میں بیٹری ڈالنے میں غفلت کر دی۔ فائر بریگیڈ کے آفیسر مسٹر رچی کے مطابق اگر بارم الارم میں بیٹری موجود ہوتی تو آگ لگنے کی صورت میں الارم سے بھی لوگوں کو گھر سے باہر نکلنے کے لئے معقول وقت مل سکتا تھا۔

اس خبر کو پڑھ کر مجھے ایک بھولا بسرا واقعہ جو کسی کتاب میں پڑھا تھا یاد آگیا اور جی چاہا کہ مندرجہ بالا افسوسناک خبر کے ساتھ ہی اسے بھی قارئین "الفضل" تک پہنچا دیا جائے۔ شاید یہی عمل راستے سے کانٹے دار جھاڑی ہٹا کر پھینک دینے کے مترادف بن کر موجب حصول ثواب بن جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ کوئی پروفیسر صاحب (شاید فلاسفی کے) اپنی بائیسکل پر جا رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ بیچ راستے میں ایک اینٹ پڑی ہوئی ہے ایک لمحہ کو ان کے دل میں خیال آیا کہ اس اینٹ کو راستے سے ہٹا دینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی راہگیر غفلت میں ٹھوکر کھا جائے لیکن پھر وقت پر کالج پہنچنے کے خیال نے انہیں اس عمل نیک کی اجازت نہ دی اور تیز رفتاری کے ساتھ گذرتے چلے گئے۔ واپسی پر کیا دیکھتے ہیں کہ اس اینٹ نے ایک بڑے حادثہ کو جنم دیا تھا۔ کسی سائیکل سوار نے اپنی تیزی اور غفلت میں اس اینٹ سے ٹھوکر کھائی اور معہ سائیکل ایک طرف گر گیا۔ عین اسی لمحہ ایک تیز رفتار گاڑی اس سائیکل سوار اور سائیکل سے ٹکرا کر سامنے والے کھمبے سے جا ٹکرائی اور اس گاڑی کی چار سواریاں موقع پر ہی دم توڑ گئیں اور سائیکل سوار بھی بری طرح زخمی ہو کر اپنی ایک ٹانگ سے محروم ہو گیا۔ پروفیسر صاحب کو جب جائے حادثہ پر اس حادثہ کا علم ہوا تو وہ دل ہی دل میں اپنے آپ کو اس حادثہ کا ذمہ دار اور خود کو مجرم سمجھنے لگے اور عرصہ دراز تک یہ احساس جرم ان کے ضمیر کو کچوکے دیتا رہا۔

ان دو واقعات سے یہ سبق ملتا ہے کہ کسی کام کو دوسرے وقت کے لئے اٹھا نہ رکھنا چاہیئے بلکہ اولین فرصت میں ہر کام کو سرانجام دے دینا چاہیئے تا کہ بہت سے ناگہانی حادثات سے محفوظ رہنے کا انسانی فریضہ ادا ہو جائے۔

عنایت اللہ

ربِّ کریم ۔ ہمارا مشکل کشا

۱۔ خداوند تعالیٰ معجزانہ طور پر دعائیں سنتا ہے۔ اس عاجز کے دو بھائی اور چار بہنیں تھیں۔ چھوٹا بھائی ملک انعام اللہ ۲ ماہ کا تھا کہ ہماری امی جان خدا کو پیاری ہو گئیں (ہم خدا کی طرف سے آئے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے)۔ بچہ دودھ کی وجہ سے بھوکا تھا۔ گھر والد صاحب نے گائے اور بکری کے دودھ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ لیکن بچہ پیتا نہیں تھا۔ میری نانی اماں ہمارے پاس مقیم تھیں۔ وہ عرصہ ۳۵ سال سے بیوہ تھیں۔ خدا کی قدرت کہ انہوں نے اپنا دودھ بچے کے منہ میں دے دیا۔ معجزانہ طور پر دودھ اتر آیا اور بچہ مطمئن ہو کر پینے لگا۔ ڈیڑھ سال کا ہو کر خدا تعالیٰ سے جا ملا (ہم خدا کی طرف سے آئے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے) خدا کی شان اسی رات نانی اماں کو دودھ چڑھ گیا۔

۲۔ پچھلے سال رشتہ ناطہ کے سلسلے میں مجھے اسلام آباد جانا پڑا۔ راولپنڈی شہر سے ایک عزیز مجھے اپنی موٹر سائیکل پر اسلام آباد جائے مقصود پر چھوڑ کر اپنے دفتر چلا گیا۔ میں کام سے فارغ ہو کر سڑک پر چلنے لگا۔ ایک ٹیکسی والے سے بات ہوئی۔ وہ ۵۰ روپے مانگتا تھا کہ وہ مجھے لیاقت باغ چھوڑ دے گا۔ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ کہ خدایا سلسلے کا کام ہے۔ اتنی رقم خرچ نہیں کر سکتا۔ دعا کرنے لگا کہ مولا کریم کسی موٹر کار والے کے دل میں ڈال دے جو مجھے ایسی جگہ تک لفٹ دے دے۔ جہاں سے مجھے ویگن مل جائے۔

ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ ایک نوجوان لڑکا سفید رنگ کی کار تیزی سے چلاتا ہوا۔ میرے پاس سے گزرا۔ تھوڑی دور جا کر اس نے بریکیں لگائیں۔ جو بہت آواز پیدا ہوئی۔ میں سمجھا کہ خدانخواستہ ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ لیکن اس نے گاڑی بیک کر کے مجھے پوچھا کہ چچا جان کہاں جانا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ ایسی جگہ جہاں شہر کو ویگن مل جاوے۔ چنانچہ اس نے مجھے لفٹ دے کر جہاں سے ویگن مل سکتی تھی۔ اتار دیا اور میں دو روپے میں واپس شہر پہنچ گیا۔

بقیہ : صفحہ ۵

ہی سیدھے مشن ہاؤس آجاتے اور رات گئے تک اپنے اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں مصروف رہتے۔ خالہ جی محترمہ ان کے گھروں میں فون کر کے ان کے بچوں اور اہل خانہ کو تسلیاں دیتیں۔ آپ نے احمدی گھرانوں سے پیار کا ایسا تعلق قائم کر لیا تھا کہ آپ کی آمد کے تھوڑے عرصہ ہی میں ہر کوئی خالہ جی کا اپنا بن چکا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جس روز آپ کا جسد خاکی امریکہ سے ربوہ جاتے ہوئے فرنکفورٹ ائرپورٹ سے گذرا تو خالہ جی کی وفات پر آنسو بہانے والوں کا جم غفیر الوداعی سلام کہنے کی غرض سے وہاں حاضر تھا۔ آپ کی وفات ایک عرصہ تک جماعت جرمنی کے دلوں کو غمگین رکھے گی اور آپ کی یاد ہمیشہ جماعت جرمنی کے دلوں میں تازہ رہے گی ...."

درحقیقت اسی قسم کے پیار اور احسان کا تعلق آپ نے جماعت امریکہ کی خواتین و احباب سے بھی رکھا اور سب بڑے چھوٹے آپ کو خالہ جی کہہ کر ہی پکارتے۔ یہاں تک کہ غالباً ایک عید کے موقع بزرگوارم مکرم محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب انچارج مربی امریکہ عید کے بعد جب اہلیہ ام کے پاس سے گذرے تو فرمانے لگے "خالہ جی سلام۔ عید مبارک" اہلیہ ام نے سلام کا جواب تو دے دیا مگر گھر آکر مجھے کہنے لگیں کہ دیکھیں شیخ صاحب نے بھی مجھے۔ خالہ جی کہا ہے میں بھلا ان کی خالہ کیسے ہو گئی۔ مگر یہ عقدہ اس وقت کھلا جب مکرم محترم شیخ صاحب اہلیہ ام کی عیادت کے لئے خاکسار کے غریب خانہ پر تشریف لائے اور باتوں باتوں میں فرمایا۔ "کیا آپ کی بیگم صاحبہ سے پہلے بھی کسی مربی کی بیوی کو خالہ جی کا لقب دیا گیا اور ہر کوئی خالہ جی کہہ کر پکارتا تھا"۔

بہر حال خاکسار کہاں سے کہاں نکل گیا اب صرف ان کی علالت۔ وفات اور اظہار ہمدردی کرنے والوں کا شکریہ ادا کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

اہلیہ ام کو دوران قیام غانا میں ہی گلے میں گلٹی تھی مگر سالوں تک اس میں کسی درد وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کی کوئی پرواہ نہ کی گئی لیکن ۱۹۸۳ء میں دوران قیام امریکہ جب سپیشلسٹ ڈاکٹر کو دکھایا گیا اور مختلف ٹیسٹ ہوئے تو معلوم ہوا کہ ٹیومر ہے۔ چنانچہ اس کا اپریشن کر کے نکال دی گئی اور یہ کینسر کی ٹیومر معلوم ہوئی پھر اس کا کوئی ذرہ پھیپھڑوں میں چلا گیا اور ۱۹۸۹ء میں امریکہ میں ہی اپریشن کر کے تین کینسر زدہ ٹیومرز نکالے گئے اس کے بعد یہ کینسر ہڈیوں میں چلا گیا جس سے بائیں بازو کے اوپر کے حصہ کی ہڈی بائیں کندھے اور دائیں کندھے کی ہڈی دائیں کولہے کی ہڈی اور بائیں گھٹنے کی ہڈی کینسر سے یکے بعد دیگرے ٹوٹتی رہیں اور اپریشن کے بعد اپریشن ہوتے رہے۔ دس نومبر کو شام نو بجے اہلیہ ام گھر میں بستر پر خاموش لیٹی ہوئی تھیں۔ خاکسار کی چاروں بیٹیاں اور عزیزم کریم اللہ کلیم کی اہلیہ جو میری بھانجی بھی ہے پاس بیٹھی تھیں۔ خاکسار بیٹھک سے آکر اہلیہ ام کے بستر کے پاس کھڑا ہوا تو میری طرف دایاں ہاتھ بڑھاتے ہوئے سلام کہا۔ خاکسار نے مصافحہ کرتے ہوئے سلام کا جواب دیا۔ پھر دوسری دفعہ بھی بلکہ تیسری مرتبہ بھی یکے بعد دیگرے ہاتھ بڑھاتے ہوئے اونچی آواز سے سلام کہا جس پر خاکسار مصافحہ کرتے ہوئے جواب دیتا رہا۔ اس کے بعد آپ خاموش ہو گئیں اور پھر مجھ سے کوئی بات نہیں کی۔ اگلے روز ۱۱۔ نومبر کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ اس سے اگلے روز ۱۲، نومبر کو صبح فجر کے وقت اپنے مولا کے پاس حاضر ہو گئیں۔ ۱۴، نومبر کو خاکسار اور ڈاکٹر مجید اللہ کلیم جنازہ لے کر ۱۶، نومبر کو فجر کے وقت ربوہ پہنچے بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ جس میں کثیر تعداد میں مربیان کرام احباب جماعت اور جامعہ احمدیہ کے تمام طلبہ شریک ہوئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین پر مکرم محترم مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی۔

خاکسار اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے اور دیگر اعزہ واقارب کی طرف سے ان تمام احباب و خواتین کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس صدمہ میں تحریری طور پر یا زبانی ہم سے تعزیت کی اور اس صدمہ میں اظہار ہمدردی کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم قریشی فیروز محی الدین صاحب کی دو نواسیاں عزیزہ شازیہ عمر ۱۲ سال اور عزیزہ طاہرہ عمر ۱۰ سال پٹھوں کی بیماری میں عرصہ پانچ سال سے مبتلا ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق یہ مرض لاعلاج ہے۔

○ مکرم افتخار احمد صاحب سیالکوٹ شہر درد گردہ میں مبتلا ہیں۔

○ عزیز طاہر حمید ابن مکرم حمید اللہ خالد صاحب کو گرنے کی وجہ سے سر پر شدید چوٹ آئی ہے اور ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالباسط قیصر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ شہر کی والدہ محترمہ مورخہ ۳۱ جنوری ۹۳ء کو وفات پاگئیں اگلے روز مقامی احمدیہ قبرستان اوکاڑہ میں تدفین ہوئی۔

○ مکرم نور محمد خان صاحب ۳۱ جنوری ۹۳ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ نے دو بیٹے چار بیٹیاں اور ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ ایک بیٹی عزیزہ راشدہ لندن میں ہیں جو جنازہ میں شامل نہ ہو سکیں۔ آپ مکرم میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد صاحب ساہیوال کے بڑے بھائی تھے۔ تدفین مقامی قبرستان میں عمل میں آئی جنازہ مکرم میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد صاحب نے پڑھایا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال نے دعا کرائی۔

○ میجر (ریٹائرڈ) مبارک احمد صاحب ڈار جو خواجہ عبدالرحمن ڈار صاحب ابن عمر ڈار صاحب رئیس آسنور کشمیر۔ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صاحبزادے تھے۔ مورخہ ۴ فروری ۹۳ء بروز جمعرات اسلام آباد میں وفات پاگئے۔ آپ کا جنازہ مورخہ ۵ فروری اسلام آباد میں پڑھا گیا۔ جسمیں کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے۔ اور احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ سلسلہ کے فدائی تھے۔

احباب ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

قارئین توجہ فرمائیں

اگر آپ نے سال ۹۳-۱۹۹۲ء کی تجدید ابھی تک مرکز نہیں بھجوائی تو براہ کرم فوری ارسال فرمائیں۔ شکریہ

مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ پاکستان

مضامین لکھئے

آپ الفضل میں اشاعت کے لئے مضمون لکھئے اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ آپ کا پہلا ہی مضمون چھپ جائے لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں اگر آپ لکھنے کا آغاز نہیں کریں گے تو ایسا مضمون کس طرح لکھ سکیں گے جو واقعی چھپنے کے قابل ہو۔ آپ ضرور کوشش کریں، لکھیں اور لکھتے رہیں۔ ہمیں لکھنے والوں کی اشد ضرورت ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ ضروری نہیں پہلا مضمون شائع ہو جائے۔ لیکن اگر آپ لکھتے رہیں تو یقیناً آپ ایسا اچھا لکھنے لگیں گے کہ آپ کے مضامین الفضل میں شائع ہوں گے۔ اور آپ خدا کے فضل سے اس بات پر فخر کرسکیں گے کہ الفضل جو کہ ہماری جماعت کا واحد روزنامہ ہے اس میں آپ کے مضامین چھپتے ہیں۔

۱۔ عنوان مضمون نویسی سہ ماہی دوم "عجز و انکسار" آخری تاریخ ۱۵۔ اپریل۔

۲۔ کتاب برائے مطالعہ ماہ فروری ایام الصلح

۳۔ سالانہ مقالہ نویسی۔ "میرے ضلع میں احمدیت" آخری تاریخ ۱۵۔ اگست

مہتمم تعلیم
خدام الاحمدیہ۔ پاکستان

واقفین نو کے والدین توجہ فرمائیں!

آپ اپنے واقفین نو بچوں کے حوالہ نمبر ہمیشہ یاد رکھیں اور دفتر سے خط وکتابت اور رابطے کے وقت یہ حوالہ ضرور دیں۔

وکیل وقف نو

بقیہ: صدا

مشکل ہو جائے گا۔ پس (صاحب ایمان) کو ایسے گناہوں سے بہت ڈرنا اور ہوشیاری سے کام لینا چاہیئے اور اس کی اصلاح کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے۔ ورنہ اس کا درخت مضبوط ہو جائے گا۔ پھر اس کا اکھیڑنا بہت دشوار ہوگا۔

(از خطبہ فرمودہ ۹ر نومبر ۱۹۱۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۰ فروری ۔ ہلکی سردی باقی رہ گئی ہے ۔ دوپہر کو دھوپ کی شدت محسوس ہوتی ہے ۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ جونیجو حکومت کے عدالتی فیصلہ کے بارے میں میں نے جو کچھ کہا تھا آج بھی اس پر قائم ہوں میری خواہش تھی کہ الیکشن شیڈول کے مطابق ہوں ۔ نوے دن میں الیکشن کا وعدہ صدر ضیاء کی طرح موخر نہ ہو جائے ۔

○ صدر مملکت نے سیاستدانوں سے ملاقاتیں کی ہیں اور کہا ہے کہ انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا ۔ انہوں نے کہا کہ میں قطعاً غیر جانبدار ہوں ۔ سب سیاستدان یکساں عزیز ہیں ۔ پارلیمنٹ کے تمام ارکان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں ۔ سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن سے ملاقات میں صدر مملکت اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے درمیان غلط فہمیاں دور کرنے پر بھی تبادلہ خیال ہوا ۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ پنجاب میں ۴۰ لاکھ ایکڑ اراضی مزارعوں میں تقسیم کی جائے گی ۔ انہوں نے کہا کہ بے زمین کسانوں میں اراضی تقسیم کرنے کا تاریخ ساز کارنامہ ایک غیر زمیندار انجام دے رہا ہے انہوں نے کہا کہ سرکاری محکمے ترقیاتی منصوبوں پر تیزی سے عمل درآمد کے لئے ٹھوس اقدامات کریں ۔

○ ایٹمی صلاحیت کے پرامن استعمال میں فرانس ، پاکستان سے تعاون کرے گا ۔ اس سلسلے میں اسلام آباد میں معاہدے پر دستخط ہو گئے ۔

○ قومی اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ حکومت اقلیتوں کی عبادت گاہوں کا تحفظ کرے ۔ جماعت اسلامی کی طرف سے پیش کی گئی اس قرارداد پر وزیر مملکت برائے اقلیتی امور نے ایوان کو بتایا کہ اقلیتوں کو تحفظ دینے کے بارے میں حکومت اپنی ذمہ داریوں سے مکمل طور پر آگاہ ہے ۔ بابری مسجد کی شہادت کے ردعمل میں ۱۰۵ مندروں اور تین گرجا گھروں کو نقصان پہنچایا گیا ۔ وزیر اعظم کے قائم کردہ وفاقی بورڈ نے ان اقلیتی عبادت گاہوں کی مرمت کا کام شروع کر دیا ہے ۔ اس کے علاوہ مظاہروں کے دوران ہلاک ہونے والوں کے ورثاء کو ۵۰ ہزار روپے اور زخمیوں کو ۲۵ ہزار روپے فی کس معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے ۔

○ سفیروں کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر مملکت برائے امور خارجہ مسٹر محمد صدیق کانجو نے کہا ہے کہ حالات بدل رہے ہیں ۔ خارجہ پالیسی میں لچک ہونی چاہیئے ۔ انہوں نے کہا کہ خارجہ پالیسی کو چیلنج درپیش ہیں امریکہ سے تعلقات خصوصاً ایٹمی معاملات میں مشکلات پر قابو پانا ہے ۔ اور بھارت سے تعلقات معمول پر لانے ہیں ۔

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیماراؤ نے کہا ہے کہ پاکستان سے مذاکرات نہیں ہو سکتے کیونکہ اختلافات بہت گہرے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ جوہری ہتھیاروں میں تخفیف کے موضوع پر پاکستان سے مذاکرات کی تجویز مجھے منظور نہیں مجھے یقین ہے کہ اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوگا ۔

○ ایم کیو ایم کے چیئرمین مسٹر عظیم طارق نے کہا ہے کہ سندھ میں سیاسی عدم استحکام کا باعث حکومت کا غیر ذمہ دارانہ رویہ ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ ایم کیو ایم کے کارکنوں اور عہدیداروں کو سیاسی اور قومی سطح پر معمول کا کردار ادا کرنے کی اجازت دی جائے انہوں نے کہا کہ ہم جمہوری عمل میں حصہ لیں گے ۔

○ اندرون سندھ ڈاکوؤں کے خلاف بڑا آپریشن شروع کر دیا گیا ہے ۔ اطلاعات کے مطابق کچے کے علاقے اور گھنے جنگلات میں بدنام ڈاکوؤں کی بڑی تعداد کو گھیرے میں لے لیا گیا ہے ۔ کئی کمین گاہوں کو آگ لگا دی گئی ہے ۔ کئی کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ قانون نافذ کرنے والے ادارے نے بڑی تعداد میں ہتھیار برآمد کر لئے ہیں ۔ فوج نے کراچی میں اہم تنصیبات کے حفاظتی انتظامات کو ناکافی قرار دے دیا ہے ۔

○ سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو کو صدر مملکت بنانے کے لئے کوششیں شروع کر دی گئی ہیں ۔

○ بہاولپور کے ایک شخص ارشد جاوید کو گستاخیٔ رسولؐ کے الزام میں سیشن جج نے سزائے موت اور ۳ سال قید بامشقت کی سزا سنا دی ہے ۔ ملزم نے خود کو حضرت عیسیٰؑ قرار دیا تھا اور شاتم رسولؐ سلمان رشدی کی حمایت کی تھی ۔

○ فیصل آباد کے قریب پولیس مقابلہ میں ایک کانسٹیبل اور چھ افراد کا ایک قاتل ہلاک ہو گیا ۔

○ حکومت نے قومی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان عمران خان کو پاکستان کا سب سے بڑا سول اعزاز "نشانِ پاکستان" دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔

○ پاکستان سے اسلحہ کی سمگلنگ روکنے کے لئے گجرات کی سرحد پر بھارت نے خصوصی بٹالین تعینات کر دی ہے ۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ظلم کے خلاف جنگ میں عوام میرا ساتھ دیں ۔ ملک سے ظلم فرقہ واریت جہالت اور غربت کو ختم کر کے دم لوں گا ۔ کسی بھی کونے سے کوئی مظلوم پکارے گا تو ضرور پہنچوں گا مجھے وزیر اعظم نہیں ۔ عوام کا خادم اور دوست سمجھیں ۔ وزیر اعظم نے یہ باتیں مردان سے ۸ کلومیٹر دور ایک پسماندہ گاؤں شریف آباد میں کہیں جہاں پر وہ درندہ صفت ملزمان کی فائرنگ سے ہلاک ہونے والے ایک شخص اور اس کے دو کمسن بچوں کے لواحقین سے ہمدردی اور تعزیت کرنے گئے تھے انہوں نے ڈی آئی جی سے کہا کہ دو ہفتے کے اندر اندر ملزمان کو گرفتار کیا جائے ۔

○ پیپلز پارٹی کے سابق وزیر شیخ رشید نے کہا ہے کہ ہاریوں کو زمین کی تقسیم سب سے پہلے ذوالفقار علی بھٹو نے شروع کی تھی ۔

○ لاہور میں شیرانوالہ گیٹ کے قریب دو موٹر سائیکل سوار نوجوانوں نے سپاہ صحابہ کے جلوس پر آتشیں اسلحہ سے اندھا دھند فائرنگ کر دی جس سے جلوس میں خوف و ہراس پھیل گیا ۔ تاہم جوابی فائرنگ سے حملہ آور فرار ہو گئے سپاہ صحابہ والوں نے ایک حملہ آور کو پکڑ لیا ۔

○ قومی اسمبلی کے رکن مسٹر آصف علی زرداری اپنی اہلیہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی عیادت کے لئے لندن روانہ ہو گئے ہیں ۔ وہ محترمہ کے پتے کے آپریشن کے موقع پر ان کے پاس موجود رہیں گے ۔

○ جنوبی افریقہ میں کھیلے جانے والے سہ ملکی ٹورنامنٹ کے پہلے دن پاکستان نے جنوبی افریقہ کو ۱۰ رنز سے ہرا دیا ۔

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ آئندہ دو ماہ میں بڑی سیاسی تبدیلی آنے والی ہے ۔

گھر پہ تالا پڑا ہے مدت سے
اس سے کہدو کہ اپنے گھر آئے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر کے مجموعہ ہائے کلام
۱ ۔ بکھری ریت پہ چاند کی کرنیں
۲ ۔ پریم سندیسہ
قیمت صرف ۔/۷۰ روپے
ملنے کا پتہ شمیم میڈیسنز ربوہ
فون ۔۔۔ ۵۲۷

بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری ، سوکھا پن ، دستوں ، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑاپن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک ۔ قیمت ۔/۱۲ RS لٹریچر مفت
کیور ہیٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ)
فون : ۶-۶-۷۷۱ ربوہ

ہر قسم رنگین ۔ بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی
ہر قسم انٹینا ز ۔ ٹی وی ٹرالی ۔ ٹی وی کیبنٹ
ریفریجریٹرز اور گھریلو اپلائنسز دستیاب ہیں
ٹی وی ٹاؤن
نارڈ والا چوک ۔ فیصل آباد
فون نمبر ۔۔۔ ۲۳۳۲۲